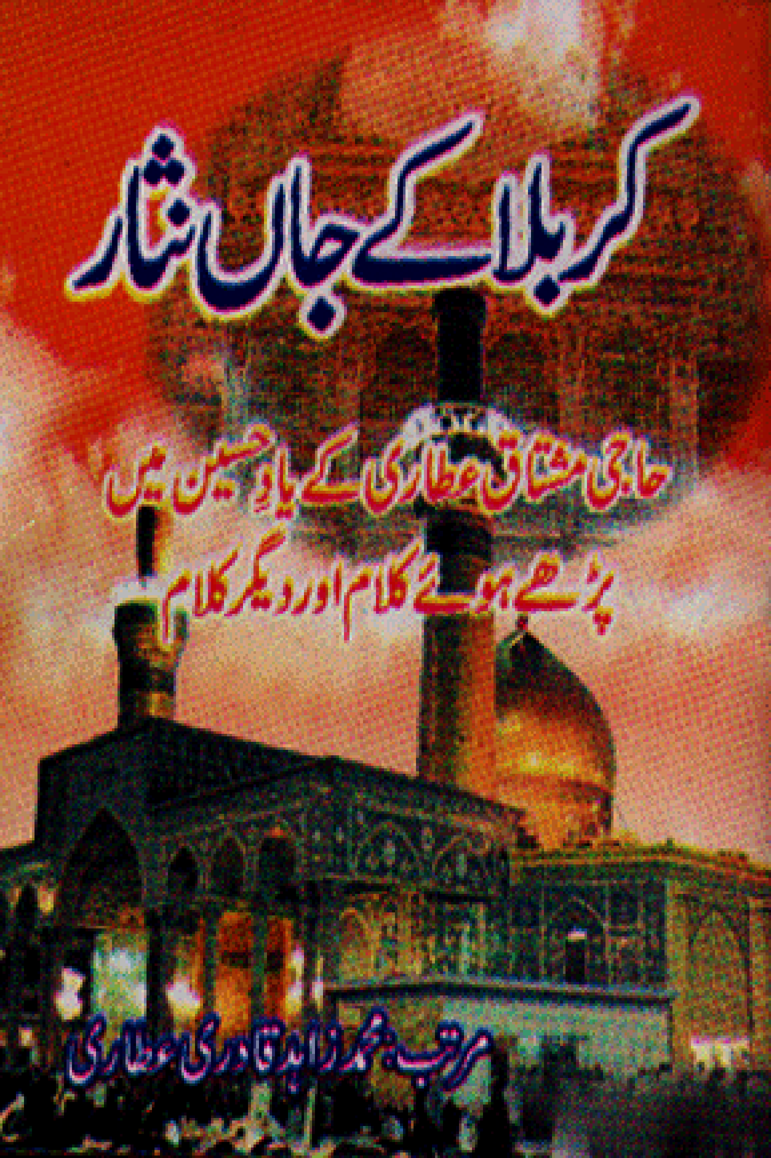

کربلا کے جاں نثار

حاجی مشتاق عطاری کے یادِ حسین میں
پڑھے ہوئے کلام اور دیگر کلام

مرتب: محمد زاہد قادری عطاری

انتساب

عطّار کے پیارے

الحاج القاری محمد مشتاق عطاری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے نام

کربلا کے جاں نثار

حاجی مشتاق عطاری کے یادِ حسین

میں پڑھے ہوئے کلام اور دیگر کلام

عزو شانِ اہلِ بیت

(حسنؔ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

کس زباں سے ہو بیانِ عزو شانِ اہلبیت
مدح گوئے مصطفےٰ ہے مدح خوانِ اہلبیت

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

اُن کے گھر میں بے اِجازت جبرئیل بھی آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حسن و عشق
کربلا میں ہو رہا ہے امتحانِ اہلبیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنادے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سُنّی داستانِ اہلبیت

سواری آنے والی ہے شہیدانِ محبّت کی

(حسنؔ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزارِ جنّت کی
سواری آنے والی ہے شہیدانِ محبت کی

علی کے پیارے خاتونِ قیامت کے جگر پارے
زمیں سے آسماں تک دھوم ہے ان کی سیادت کی

زمینِ کربلا پر آج مجمع ہے حسینوں کا
جمی ہے انجمن روشن ہیں شمعیں نور و ظلمت کی

یہ وہ شمعیں نہیں جو پھونک دیں اپنے فدائی کو
یہ وہ شمعیں نہیں روکر جو کاٹیں رات آفت کی

یہ وہ شمعیں ہیں جن سے جان تازہ پائیں پروانے
یہ وہ شمیں ہیں جو ہنس کر گزاریں سب مصیبت کی

یہ وہ شمعیں نہیں جن سے فقط اک گھر منور ہو
یہ وہ شمعیں ہیں جن سے روح ہو کافور ظلمت کی

زمینِ کربلا پر آج ایسا حشر برپا ہے
کہ کھنچ کھنچ کر مٹی جاتی ہیں تصویریں قیامت کی

اکیلے پر ہزاروں کے ہزاروں وار چلتے ہیں
منادی دیں کے ہمراہ عزّت شرم و غیرت کی

مگر شیرِ خدا کا شیر جب بپھرا غضب آیا
پرے ٹوٹے نظر آنے لگی صورت ہزیمت کی

نہ ہوتے گر حسین ابنِ علی اس پیاس کے بھوکے
نکل آتی زمینِ کربلا سے نہر جنّت کی

حسنؔ سُنّی ہے پھر افراط و تفریط اس سے کیونکر ہو
ادب کے ساتھ رہتی ہے روش اربابِ سنت کی

یا شہیدِ کربلا فریاد ہے

(امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

یا شہیدِ کربلا فریاد ہے ۔۔۔ جانِ بی بی فاطمہ فریاد ہے
آہ! سبطِ مصطفےٰ فریاد ہے ۔۔۔ ہائے ابنِ مرتضٰی فریاد ہے

بیڑا امواجِ تلاطم میں پھنسا ۔۔۔ آہ میرے ناخدا فریاد ہے
اس علی اکبر کا صدقہ جو کہ ہیں ۔۔۔ ہم شبیہِ مصطفےٰ فریاد ہے

ہے یہی حاجت کہ طیبہ میں مروں ۔۔۔ اے مرے حاجت روا فریاد ہے
دشمنوں کی دشمنی سے تنگ ہوں ۔۔۔ شہسوارِ کربلا فریاد ہے

دے دیا سارے طبیبوں نے جواب ۔۔۔ بہرِ زہرا دے شفا فریاد ہے
نفس و شیطاں کی پکڑ میں آگیا ۔۔۔ زورِ عصیاں بڑھ چلا فریاد ہے

دے علی اصغر کا صدقہ سرورا ۔۔۔ پیکرِ جود و سخا فریاد ہے
عابدِ بیمار کے صدقے میں دے ۔۔۔ دردِ عصیاں کی دوا فریاد ہے

حال ہے بے حال شاہِ کربلا
آپ کے عطّار کی فریاد ہے

یا حسین ابنِ علی   یا حسین ابنِ علی

اُونچا ہے تیرا عَلَم تو ہے وہ عالی حشم
اے شہِ جود و اتم ہو ذرا چشمِ کرم
یا حسین ابنِ علی

اے شہِ کرب و بلا تو نے جب سجدہ کیا
شمر نے فوراً پھیر دیا خنجر ظلم و ستم
یا حسین ابنِ علی

راکبِ دوشِ نبی اے سخی ابن سخی
اے شجاعت کے دھنی صاحب جود و کرم
یا حسین ابنِ علی

آپ کا ذکر سعید مغفرت کی ہے نوید
جب ہوئے تھے آپ شہید چھاگئی شامِ الم
یا حسین ابنِ علی

سر کٹے کنبہ لٹے پرچم دیں نہ گرے
یہ سبق ہم کو دیئے ہیں ترے ممنون ہم
یا حسین ابنِ علی

پیکر صبر و رضا تجھ سا کوئی نہ ہوا
حق تیرے ساتھ رہا سبطِ سلطانِ اُمم
یا حسین ابنِ علی

ہائے اکبر سا جوان اصغرِ نور فشاں
اور علمدار جناں سب چلے باغ ارم
یا حسین ابنِ علی

دل کی حسرت ہے یہی سر اٹھائے نہ کبھی
پائے نصرت جو ابھی آپ کے نقشِ قدم
یا حسین ابنِ علی

تیرے دین کی نانا خیر ہو

تڑپی مدینے کی ہر گلی کہتے تھے جب ابنِ علی
تیرے دِین کی نانا خیر ہو لو مرا سلام یہ آخری

مزارِ مصطفٰے پہ شام ہوتے ہی امام آئے
اِجازت کی غرض سے آخری کرنے سلام آئے

کہا روکر سلام اے تاجدارِ عالم امکاں
سلام اے سیّدِ عالم سلام اے سرورِ ذیشاں

ذرا دیکھو تو چہرے سے اُٹھا کر گوشہ داماں
حسین ابنِ علی پر تنگ ہیں طیبہ کی اب گلیاں

یزیدی دَور ہے اسلام ہے سرکار خطرے میں
نواسہ آپ کا اس وقت ہے دشمن کے نرغے میں

میں قربان اے مجھے ناز ونعم سے پالنے والے
مصائب آنے والے دم زدن میں ٹالنے والے

ہماری بے کسی درماندگی کی لاج رکھ لینا
ہمیں نظروں میں اپنی صاحب معراج رکھ لینا

بس اب اے قبلۂ دین مجھ کو جانے کی اجازت ہو
لب اطہر سے فرمادو حسین اب جاؤ رُخصت ہو

مدینے سے شہہ کونین کا نورِ نظر نکلا
وطن سے بے وطن ہوکر وطن کا تاجور نکلا

اے ابن سعد رے کی حکومت تو کیا ملی

(مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اے ابنِ سعد رے کی حکومت تو کیا ملی
ظلم و جفا کی جلد ہی تجھ کو سزا ملی

اے شمر نابکار شہیدوں کے خون کی
کیسی سزا تجھے ابھی اے نا سزا ملی

کتوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کئے
گھوڑے پہ بھی نہ گور کو تمہاری جا ملی

رسوائے خلق ہوگئے برباد ہوگئے
مرُدود تم کو ذِلّت ہر دو سرا ملی

تم نے اُجاڑا حضرت زہرہ کا بوستاں
تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دعا ملی

دنیا پرستو دین سے منہ موڑ کر تمہیں
دنیا ملی نہ عیش و طرب کی ہوا ملی

آخر دکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے
سر کٹ گئے اماں نہ تمہیں اک ذرا ملی

پائی ہے کیا نعیمؔ انہوں نے ابھی سزا
دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دن سزا ملی

حسین کشتیٔ اسلام پار کر کے گئے

حسین کشتیٔ اسلام پار کر کے گئے
خدا کی راہ میں سب کچھ نثار کر کے گئے

نکھار آ گیا اسلام کے گلستاں میں
شہید خوں سے اسے لالہ زار کر کے گئے

چھپا سکا نہ زمانہ بکوششِ پیہم
حسین مٹ کے بھی حق آشکار کر کے گئے

مٹایا خود کو تو زہرہ کے گلعذاروں نے
مگر جہاں کو سراپا بہار کر کے گئے

جو امر اوروں سے آزادیوں سے ہو نہ سکے
وہ کام قید میں وہ سوگوار کر کے گئے

خدا کی راہ میں شبیر سر کٹا کے چلے

(شمس بریلوی)

خدا کی راہ میں شبیر سر کٹا کے چلے
لٹایا گھر کو مگر دین کو بچا کے چلے

دلِ حسین پہ کیا گزری جس گھڑی اصغر
بجائے آب کے وہ زخمِ تیر کھا کے چلے

نہ بھول کر ہوئی پائے ثبات میں لغزش
رہے وفا میں وہ ایسا قدم بڑھا کے چلے

انساں نہ کیوں اُن کے غم میں روئیگا کہ
نبی کے لعل کچھ ایسے ہی دُکھ اُٹھا کے چلے

نہ کیوں ہو ناز شہا اُمتِ محمد کو
تم اس کی ڈوبتی کشتی کو پھر ترا کے چلے

ہیں زندہ اب بھی شہیدانِ کربلا اے شمس
یزیدی لاکھ جہاں سے انہیں مٹا کے چلے

نگاھوں میں بیمار بیٹی کا چہرہ

نگاہوں میں بیمار بیٹی کا چہرہ غمِ دل کو دل میں دبانا تو دیکھو
محمد کے روضے پہ دے کر سلامی نبی کے نواسے کا جانا تو دیکھو

اِدھر چھٹ رہا ہے نبی کا مدینہ اُدھر دین کا ہے بھنور میں سفینہ
فدا کر کے اکبر کی اُٹھتی جوانی سفینے کو ساحل پہ لانا تو دیکھو

اِدھر پانی پینے کو اصغر چلا ہے اُدھر پردہ داروں میں محشر بپا ہے
یہ مظلوم اصغر کے تازہ لہو سے چمن مصطفےٰ کا سجانا تو دیکھو

شہیدوں کی زندہ کہانی رہے گی اب اشکوں میں صائمؔ روانی رہے گی
چلو مشورہ ضبطِ غم کا بھی مانا مگر مصطفےٰ کا گھرانہ تو دیکھو

اے کربلا اے کربلا

جس نام سے زندہ ہے تو ہر آنکھ میں اس کا لہو
ہر سانس اس کا قافلہ اے کربلا اے کربلا

تیری جھلتی ریت پر تڑپا وہ پیکر یاس کا
یہ ساحلِ دریا ترا قطبہ ہے جس کی پیاس کا
بنتِ رسالت جس کی ماں وہ جرأتوں کا لختِ جاں
سچائیوں کا لاڈلا اے کربلا اے کربلا

جس کی اُکھڑتی سانس نے گردن مروڑی ظلم کی
اور نزع کی اک ضرب سے تلوار توڑی ظلم کی
جس نے کیا دستِ ستم انکارِ بیعت سے قلم
جو تھا سراپا حوصلہ اے کربلا اے کربلا

ہے اک ستونِ روشنی وہ نااُمیدوں کے لئے
وحشت ہے اس کی مستقل سارے یزیدوں کے لئے
باطل کو غارت کر گئی اس کی جسارت کر گئی
مظلوم قوموں کا بھلا اے کربلا اے کربلا

میں پنجتنی پنجتنی ہوں

اللہ کی رِضا کے خریدار پنجتن
توحید کے حقیقی علمدار پنجتن
ہفت آسماں کے حامل اسرار پنجتن
کون و مکاں کے مالک و مختار پنجتن

میں خاک کفِ پائے رسول مدنی ہوں
میں پنجتنی پنجتنی ہوں

طوفان میں عافیت کا سفینہ ہیں پنجتن
نقش دوا میں شاہِ مدینہ ہیں پنجتن
خالق کی معرفت کا قرینہ ہیں پنجتن
میں ادنیٰ سا اک عبد خدا و بندۂ غنی ہوں
میں پنجتنی پنجتنی ہوں

صدیق کا صدقہ ملے فاروق کا صدقہ
عثمان کا صدہ ملے حیدر کا بھی صدقہ
زاہرہ کے وسیلے سے حسنین کا صدقہ
حسنین کا صدقہ حسنین کا صدقہ
میں پنجتنی پنجتنی ہوں

نانا تِری نواسی آئی ھے گھر لُٹا کر

زینب پکاری رو کے روضے پہ مصطفٰےؐ کے
نانا تری نواسی آئی ہے گھر لٹا کے

نانا ترے پسر کو غربت میں بے کسی میں
وشتِ بلا میں مارا ظالم نے خود بلا کے

بچے بلک رہے تھے تھی پیاس تین دِن کی
اعداء گرا رہے تھے پانی دِکھا دِکھا کے

آنکھوں میں پھر گئے تھے شبر کے دِل کے ٹکڑے
قاسم کی لاش رن سے شہ لائے جب اُٹھا کے

روکے خیمے میں زینب پکاری

(عتیق الرحمٰن)

روکے خیمے میں زینب پکاری اب شہادت ہے قاسم تمہاری
جاؤں سو بار میں تم پہ واری اب شہادت ہے قاسم تمہاری

لو جلد کہ دولہا بناؤں تیری بارات کو میں سجاؤں
گھر میں بیٹھی ہے دلہن بچاری اب شہادت ہے قاسم تمہاری

یہ بتادو کہاں جا رہے ہو کس لئے دل کو تڑپا رہے ہو
روک لو روک لو یہ سواری اب شہادت ہے قاسم تمہاری

کربلا کا یہ دولہا چلا ہے وعدہ والد کا پورا کیا ہے
بات سن لو ذرا تم ہماری اب شہادت ہے قاسم تمہاری

آج گردن کٹانے کا دن ہے اور خون بہانے کا دن ہے
بی بیاں راہ تکتی ہیں ساری اب شہادت ہے قاسم تمہاری

بیبیاں یاد کرتی ہیں تم کو اپنی صورت تو دکھلادو ہم کو
کہہ رہی ہے کوئی غم کی ماری اب شہادت ہے قاسم تمہاری

حور و غلماں بھی آئے ہوئے ہیں باادب سر جھکائے ہوئے ہیں
کس نے گردن تمہاری اُتاری اب شہادت ہے قاسم تمہاری

روکے کہنے لگا ذرّہ ذرّہ آسماں سے لہو آج برسا
کوئی خیمے سے بی بی پکاری اب شہادت ہے قاسم تمہاری

حضرت شبیر بولے دل غموں سے چُور ھے

(عتیق الرحمٰن)

حضرت شبیر بولے دل غموں سے چُور ہے
سر کٹے گا کربلا میں ربّ کو یہ منظور ہے

کربلا جاکر شہادت کا اِرادہ کرلیا
اُمّت عاصی کی خاطر دُشمنوں کو سر دیا
جس کا نانا ہے محمد وہ بڑا رنجور ہے

یہ علی عباس سے کہہ دو نہ جائیں وہ کہیں
کربلا کی سر زمیں پر نام پانی کا نہیں
قتل مہمانوں کے کرنے کا یہاں دستور ہے

رو پڑے جس دم حلق میں تیر اصغر کے لگا
دیکھتے ہی دیکھتے معصوم پیاسا چل بسا
کیا کریں بیٹا مدینہ ہم سے کوسوں دُور ہے

سر کٹا سجدے میں جس دم عابدہ شبیر کا
حال ابتر ہوگیا ہے اے عتیق ہمشیر کا
بین کرنے آئی دیکھو خلد کی ہر حور ہے
سر کٹے گا کربلا میں ربّ کو یہ منظور ہے

نبی کے نواسے حسین ابنِ حیدر

(عتیق الرحمٰن)

نبی کے نواسے حسین ابن حیدر لڑکپن کا وعدہ نبھانے چلے ہیں
سوئے کربلا وہ بہتر کو لیکر رضائے خدا سر کٹانے چلے ہیں

وہ دُلدُل پہ دیکھو شہادت کی دُھن میں چلے تیغ لیکر وہ شیر خدا کی
اکیلے وہ رن کی طرف اللہ اللہ لعینوں کی ہستی مٹانے چلے ہیں

وہ گھر سے نکل کر مدینے کے باہر کھڑے کہہ رہے ہیں یہ زاہرہ کے جانی
لعینوں سے کہہ دو کہ اُمت کی خاطر حسین اپنے گھر کو لٹانے چلے ہیں

عتیق ابن حیدر کا سینے میں غم ہے جبھی عابدہ میری آنکھ بھی نم ہے
وہ زاہرہ کے پیارے علی کے دُلارے ہے وقت عصر سر جھکانے چلے ہیں

روکے شبیر کہنے لگے ساتھیو!

روکے شبیر کہنے لگے ساتھیو! لو ہمارا سلام آخری آخری
جا رہے ہیں سوئے کربلا آج ہم تم کو دے کے پیام آخری آخری

یہ ہمیں علم ہے یہ ہمیں ہے خبر کربلا جا کے ہم کو کٹانا ہے سر
تاک میں بیٹھے ہیں دیکھو اہل ستم لب پہ ہے ربّ کا نام آخری آخری

سر کٹانے کا ہم کو نہیں کوئی غم گھر لٹانے کا ہم کو نہیں کوئی غم
خلد میں اپنے جانے کا خود ہے کیا ہم نے یہ انتظام آخری آخری

کوئی کچھ بھی کہے اس کی پرواہ نہیں حشر میں ہوگی اُمت جبھی سُرخرو
کربلا جا کے سجدے میں پی لیں گے ہم خود شہادت کا جام آخری آخری

رنج و غم اپنے دل پہ سہے جائیں گے جو ہے کہنا ہمیں وہ کہے جائیں گے
کون ہے کیا ہے ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے ہمارا یہ کام آخری آخری

تھام کے اپنے دل کہہ رہا ہے عتیق عابدہ کس طرح سے بتاؤں تمہیں
جب حسین ابن حیدر کی یاد آ گئی لکھ دیا یہ کلام آخری آخری

صبا جو آئی ھے کربلا سے

صبا جو آئی ہے کربلا سے ہزاروں صدمے اٹھا رہی ہے
حسین ابنِ علی کے غم میں لہو کے آنسو بہا رہی ہے

گلے پہ اصغر کے تیر مارا تڑپ کے زینب نے یہ پکارا
ملا نہ پانی کا ایک قطرہ سکینہ سب کو بتا رہی ہے

چلے جو عباس مشک لیکر کھڑے تھے گھیرے ہوئے ستمگر
کٹا جو بازو تو رو کے بولے کہ پیاس ہم کو ستا رہی ہے

نکالی تلوار میاں سے جب مرے ہزاروں، ہزاروں بھاگے
یہ کوئی سمجھے کہ تیغ علی کی یہاں بھی جوہر دکھا رہی ہے

یہ حکم آیا لٹادو گھر کو بچالو اُمت کٹالو سر کو
وہ وعدہ بچپن کا پورا کردو صدا یہ کانوں میں آرہی ہے

چلایا جس دم گلے پہ خنجر شقی شمر لعیں نے بڑھ کر
اے عابدہ کربلا کی مٹی فلک کو دیکھو رُلا رہی ہے

صغریٰ نے کہا کیوں اے بابا

(عتیق الرحمٰن)

صغریٰ نے کہا کیوں اے بابا بیمار کو تنہا چھوڑ چلے
اکبر کو لیا قاسم کو لیا اور ہم کو تڑپتا چھوڑ چلے

جس دِن سے گئے ہو اے بابا ہر سمت اُداسی چھائی ہے
ہر شخص تڑپ کر کہتا ہے شبیر مدینہ چھوڑ چلے

تنہا وہ چلے رن کی جانب عابد نے کہا بیماری میں
زاہرہ کے پسر جانِ حیدر دُنیا میں اکیلا چھوڑ چلے

کس طرح سے دل کو صبر آئے کس طرح سے کوئی سمجھائے
رو رو کے یہ زینب کہتی تھی معصوم کو پیاسا چھوڑ چلے

ہیں نانا جان کے پیارے نبی کوفے میں وہ بھوکے پیاسے ہوں
افسوس ہے گھر پر رحمت کا بہتا ہوا دریا چھوڑ چلے

شبیر چھپا کر دامن میں معصوم کا جنازہ لائے تھے
اصغر کو اپنے دفنا کر صحرا میں اکیلا چھوڑ چلے

کس کس کو اٹھاتے سبط نبی مقتل کی تپتی ریتی سے
اک لاش اٹھائی ہاتھوں پہ اور ایک جنازہ چھوڑ چلے

اُمت کے لئے سر کٹوایا اے عابدہ یہ کہتا ہے عتیق
میں نام پہ ان کے مرجاؤں خیموں کو جو جلتا چھوڑ چلے

آپ کا ھے لب پہ نام

(عتیق الرحمٰن)

آپ کا ہے لب پہ نام آپ کے ہیں سب غلام
اے حسین ابنِ علی آپ ہیں سب کے امام

یا شہید کربلا، یا شہید کربلا

سر کٹایا آپ نے گھر لٹایا آپ نے
کربلا کی گود میں خون بہایا آپ نے

یا شہید کربلا، یا شہید کربلا

لکھا تھا تقدیر کا زخم کھایا تیر کا
لاشہ آکر دیکھیے اصغر بن شبیر کا

یا شہید کربلا، یا شہید کربلا

بھائی بھتیجے چل بسے نام اپنا کر گئے
نین میرے آج بھی آنسوؤں سے بھر گئے

یا شہید کربلا، یا شہید کربلا

اکبر و قاسم نے بھی رن میں جاکر جان دی
گر پڑے گھوڑے سے وہ سینے پہ برچھی لگی

یا شہید کربلا، یا شہید کربلا

حکم تھا سجدہ کرو موت سے تم نہ ڈرو
فاطمہ کے لال ہو ہر ستم دل پہ سہو

یا شہید کربلا، یا شہید کربلا

کچھ زباں سے نہ کہا ظلم ہر اک سہہ لیا
عابدہ رونے لگی جب عتیقؔ ہم نے کہا

یا شہید کربلا، یا شہید کربلا

زمین و آسماں بھی خون کے آنسو

(عتیق الرحمٰن)

زمین و آسماں بھی خون کے آنسو بہاتے ہیں
حسین ابن علی سجدے میں اپنا سر کٹاتے ہیں

علی عباس کہتے تھے کلیجہ منہ کو آتا ہے
ہمیں معصوم اصغر جب زباں سُوکھی دکھاتے ہیں

لگی اکبر کے جب برچھی تو یہ شبیر نے بولا
جواں بیٹے کا ہم میدان سے لاشہ اٹھاتے ہیں

ادھر عون و محمد ہوگئے قربان آقا پر
ادھر نوشہ قاسم خون اب اپنا بہاتے ہیں

نواسے مصطفٰے کے ہیں پسر مشکل کشا کے ہیں
ہزاروں زخم کھاکر رن کے اندر مسکراتے ہیں

ہمیں اے عابدہ جب کربلا کی یاد آتی ہے
عتیق ہم کربلا کی خاک کو سر پہ اُٹھاتے ہیں

حور و ملک مناتے ھیں سب غم حسین کا

(عتیق الرحمٰن)

حور و ملک مناتے ہیں سب غم حسین کا
عرش بریں پہ ہوتا ہے چرچا حسین کا

اعدا نے بڑھ کے حلق پہ خنجر چلا دیا
سجدے میں سر جو ہونے لگا خم حسین کا

رو رو کے بیبیوں نے کہا پانی پلادو
اٹکا ہُوا لبوں پہ ہے اب دم حسین کا

سب گھر کا گھر لٹا دیا اُمت کے نام پر
اتنا بڑا یہ کرم تھا کیا کم حسین کا

تجھ پہ ہزاروں لعنتیں اے شمر بے حیا
احسان نہ بھولیں گے کبھی ہم حسین کا

پیارے نبی کو آتی تھی جب کربلا کی یاد
حیرت سے دیکھتے تھے منہ اکثر حسین کا

فوراً گلے پہ شمر نے خنجر چلا دیا
آیا نہ نظر جب کوئی ہمسر حسین کا

جا کر کے کربلا میں کیا قربان گھر کا گھر
احسان ہے کتنا بڑا ہم پر حسین کا

یہ امتحان تھا ہمیں معلوم ہے عتیق
ویسے تو عابدہ تھا دو عالم حسین کا

کربل کی ھے یاد آئی اب رونے رُلانے دو

کربل کی ہے یاد آئی اب رونے رُلانے دو
سوئے ہوئے پہلو میں سب درد جگانے دو

صغریٰ سے کہا شہ نے مت روک مجھے بیٹی
دیں لٹتا ہے نانا کا سر دیکھے بچانے دو

اکبر کی شہادت پر زینب سے کہا شہ نے
ارمانوں کا یہ لاشہ مجھ کو ہی اٹھانے دو

شبیر ہوں زہرہ کا ہے دودھ پیا میں نے
اس دودھ کی کربل میں اب لاج نبھانے دو

پیاسا ہوں تو پھر کیا تازہ ہے لہو میرا
ہر تیر کو آنے دو اور پیاس بجھانے دو

آیا نہ ہوگا اس طرح رنگ و شباب ریت پر

آیا نہ ہوگا اس طرح رنگ و شباب ریت پہ
گلشن فاطمہ کے تھے سارے گلاب ریت پہ

جانِ بتول کے سوا کوئی نہیں کھلا سکا
قطرۂ آب کے بغیر اتنے گلاب ریت پہ

ترسے حسین آب کو میں جو کہوں تو بے ادب
لمس لبِ حسین کو ترسا ہے آب ریت پہ

لذت سوزشِ بلال شوقِ شہادتِ حسین
جس نے لیا یونہی لیا اپنا خطاب ریت پہ

جتنے سوال عشق نے آلِ رسول سے کیے
ایک سے بڑھ کر اک دیا سب نے جواب ریت پہ

آلِ نبی کا کام تھا آلِ نبی ہی کر گئے
کوئی نہ لکھ سکا ادیبؔ ایسی کتاب ریت پہ

سَیّد نے کربلا میں

(حافظ محمد حسین)

سیّد نے کربلا میں وعدے نبھا دیئے ہیں
دین محمدی کے گلشن کھلا دیئے ہیں

بولے حسین مولا تیری رضا کے خاطر
اک ایک کرکے میں نے ہیرے لٹا دیئے ہیں

دین نبی پہ واری اکبر نے بھی جوانی
عباس نے بھی اپنے بازو کٹا دیئے ہیں

زینب کے باغ میں بھی دو پھول تھے مہکتے
زینب نے وہ بھی دونوں راہ خدا دیئے ہیں

زہرہ کے ناز پالے پھولوں پہ سونے والے
کربل کی خاک میں وہ ہیرے رلا دیئے ہیں

بخشش ہے اس کی لازم سید کے غم میں حافظ
دو چار آنسو روکر جس نے بہا دیئے ہیں

آج تک ساحلوں پہ سر ھے

(نثار علی اجاگر)

آج تک ساحلوں پہ سر ہے پٹختا پانی
یاد شبیر میں بیکل ہے برستا پانی

خواہش آب تھی سیراب کروں اصغر کو
آپ بل کھاتا رہا ہائے تڑپتا پانی

آندھیاں جور و ستم کی وہ چلائیں ہائے
منہ میں اصغر کے نہ ڈالا کوئی قطرہ پانی

جب سے دیکھے ہیں ترے جسم کے ٹکڑے اس نے
ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے برستا پانی

ضبط عباس کو دیکھو نہ بجھائیں پیاسیں
نہر پہ جاکے بھی لب سے نہ لگایا پانی

منقبت لکھ ہو سیاہی ترے خون دل کی
تب اُجاگؔر تجھے مانیں کہ ہے لکھا پانی

کربلا والے ہمیں

کربلا والے ہمیں درس رضا دیتے ہیں
تیر پہ تیر بھی کھا کے یہ دعا دیتے ہیں

اب نہ مانگیں گے کبھی پانی چچا لوٹ آؤ
خشک ہونٹوں سے یہ معصوم صدا دیتے ہیں

بولی زینب میرے بابا کو بلا کر لاؤ
گھر بلائے ہوئے مہمان کو سزا دیتے ہیں

صدقے شبیر کے میں قرباں حسن کے جاؤں
دین کے نام پہ جو سر کو کٹا دیتے ہیں

ہائے وہ قید کے جو سو نہ سکے تھے عابد
ہائے بیمار کو زنجیر پہنا دیتے ہیں

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

مجھے عشق ہے تو خدا سے ہے
مجھے عشق ہے تو رسول سے

میرے منہ سے آئے مہک سدا
جو میں نام لوں تیرا جھوم کے

مجھے عشق سر و ثمن سے ہے
مجھے عشق سارے چمن سے ہے

مجھے عشق ان کی گلی سے ہے
مجھے عشق ان کے وطن سے ہے

مجھے عشق ہے تو علی سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسن سے ہے

مجھے عشق ہے تو حسین سے
مجھے عشق شاہ زمن سے ہے

میرا شعر کیا میرا ذکر کیا
میری بات کیا میری فکر کیا

میری بات ان کے سبب سے ہے
میرا شعر ان کے ادب سے ہے

میرا ذکر ان کے طفیل سے
میری فکر ان کے طفیل سے

کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا
کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا

ہوا کیسے تن سے وہ سر جدا
جہاں عشق ہو وہیں کربلا

میری بات اُن ہی کی بات ہے
میرے سامنے وہی ذات ہے

وہ ہی جن کو شیر خدا کہیں
جنہیں باب صلی علی کہیں

وہی جن کو آل نبی کہیں
وہ جن کو ذات علی کہیں

وہی پنجتن ہیں
میں تو غلام ہوں

تیرے چاھنے والوں کی خیر

میں منگتا ہوں پنجتن کا نبی علی حسین حسن کا
میں تو کہتا پھروں ہر کوچے گلی گلی

تیرے چاہنے والوں کی خیر یانبی یانبی تیرے چاہنے والوں کی خیر
یا نبی یا نبی

جسے پیارے نبی سے پیار ہے تو سمجھو اسی کا بیڑا پار ہے
ہو ورد نبی جو لب پر نعلین نبی ہو سر پر

تیرے چاہنے والوں کی خیر یانبی یانبی تیرے چاہنے والوں کی خیر
یا نبی یا نبی

ایک اللہ نبی قرآن ہے ہر مسلم کی یہی پہچان ہے
اسلام کا اونچا علم ہے یہ پیارے نبی کا کرم ہے

تیرے چاہنے والوں کی خیر یانبی یانبی تیرے چاہنے والوں کی خیر
یا نبی یا نبی

مولا علی سارے ولیوں کے امام ہیں ہر مشکل میں آئے سب کے کام ہیں
لو دم دم نام علی کا لیتے ہیں یہ نام نبی کا

تیرے چاہنے والوں کی خیر یانبی یانبی تیرے چاہنے والوں کی خیر
یا نبی یا نبی

سارے نبیوں نے دی ہے سلامی تاجداروں نے کی ہے غلامی
ہیں دونوں جہاں کے والی بھرتے ہیں جھولی خالی

تیرے چاہنے والوں کی خیر یانبی یانبی تیرے چاہنے والوں کی خیر
یا نبی یا نبی

ذکر آقا سے گھر کو سجاؤ نعرہ پیارے نبی کا لگاؤ
ہے آسرا پیارے نبی کا اب کام بنے گا سبھی کا

تیرے چاہنے والوں کی خیر یانبی یانبی تیرے چاہنے والوں کی خیر
یا نبی یا نبی

پیارے آقا مدینے والے پھر سے راشؔد کو در پہ بلالے
اب ایسا کرم ہوجائے ہر بار مدینے آئے

تیرے چاہنے والوں کی خیر یانبی یانبی تیرے چاہنے والوں کی خیر
یا نبی یا نبی

آل احمد کی عظمت پہ لاکھوں سلام

آلِ احمد کی عظمت پہ لاکھوں سلام
ابن حیدر کی رفعت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے کے دل و جاں حسین و حسن
نوجوانانِ جنت پہ لاکھوں سلام

ہم شبیہِ نبی اکبرِ مہ جبیں
نور والوں کی صورت پہ لاکھوں سلام

جو صحابی بھی ہیں اور نواسے بھی ہیں
ان کی توقیر و نسبت پہ لاکھوں سلام

خون سے کربلا جن کے سیراب ہے
ان شہیدوں کی عظمت پہ لاکھوں سلام

جس سے خوش ہے خدا اور خدا کا نبی
ان کی تابندہ قسمت پہ لاکھوں سلام

چھوڑ کر اپنا خطبہ لیا گود میں
نورِ عینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس نے کربل میں زندہ کیا دین کو
اس کی شانِ شجاعت پہ لاکھوں سلام

شہسوارِ کربلا کی شہسواری کو سلام

(صائم چشتی)

شہسوارِ کربلا کی شہسوارای کو سلام
نیزے پہ قرآن پڑھنے والے قاری کو سلام

رات دن بچھڑے ہوؤں کی یاد میں رہنا کھڑے
اے حزیں صغریٰ تمہاری انتظاری کو سلام

گھر کا گھر سب لٹ گیا پھر بھی نگاہ اٹھی نہیں
سیّدہ زینب تمہاری پردہ داری کو سلام

مسکراتے پیش تیغوں کو کیا رنگیں شباب
اکبر و قاسم تمہاری جاں نثاری کو سلام

کانپ اٹھا عرش بھی اور آسماں تھرا گیا
اصغرِ مظلوم تیری بے قراری کو سلام

جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سیّدالاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام کی مادران شفیق
بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بی بی زہرا کے دلبر پہ لاکھوں سلام

(محمد زاہد قادری)

بی بی زہرا کے دلبر پہ لاکھوں سلام
پیارے شبیر و شبر پہ لاکھوں سلام

ان کی آنکھوں کے سامنے گھر لٹ گیا
کیسے نظروں سے منظر یہ دیکھا گیا
اکبرِ نوجواں رن میں قرباں ہوا
ہائے اصغر کو ظالم نے تڑپا دیا

معصوم اصغر اور اکبر پہ لاکھوں سلام

جس کو جبریل جھولا جھلایا کیے
اور پوشاک خلد سے لایا کیے
جن کو لب اپنا آقا چٹایا کیے
بلکہ کاندھوں پہ اپنے اُٹھایا کیے

اس عقیدت کے مظہر پہ لاکھوں سلام

حق سے باطل کو جس نے جدا کردیا
دین کی خاطر سب کچھ فدا کردیا
سارا گھر اپنا پیش خدا کردیا
جس کی گردن کو تن سے جدا کردیا

اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام

تھی محرم کی دسویں اور وقت جمعہ
وہ شمر بدلعین بے حیا رُوسیا
ہائے تن سے جدا سر کو شہ کے کیا
تھر تھرائی زمیں آسماں کانپ اُٹھا

دین احمد کے رہبر پہ لاکھوں سلام

وہ شہادت کو پاکے بھی جیتا بازی
ان سے ربّ اور اس کا نبی ہے راضی
جان دے دی دہن میں زباں تھی پیاری
جھوم کر وجد میں تم پڑھو اے عاصی

صبر و تحمل کے پیکر پہ لاکھوں سلام

سلام تم پر ہوں فاطمہ کے نور عین

سلام تم پہ اے فاطمہ کے نور عین
سلام تم پہ اے مولا علی کے دل کے چین

سلام اس پہ جو رحمت کا شہ سلاسل ہے
مصیبتوں میں امامت کی پہلی منزل ہے

سکینہ بی بی تمہارے غلام حاضر ہیں
بجھے جو پیاس تو اشکوں کے جام حاضر ہیں

بنے جو اب کے برس ہم ہیں اور یہ دن پھر ہے
جو چل بسے تو ہمارا سلام آخر ہے

جس کو دھوکے سے کوفے بلایا گیا

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس نے نانا کا وعدہ وفا کردیا
گھر کے گھر کو سپردِ خدا کردیا
کرلیا جس نے نوش شہادت کا جام
اس حسین ابنِ حیدر پہ لاکھوں سلام

سامنے جس کے اکبر فدا ہوگیا
گود میں جس کی اصغر تڑپتا رہا
جس کو اُمّت نے تیروں کا تحفہ دیا
اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام

زیرِ خنجر بھی حق بات جس نے کہی
چوٹ پر چوٹ سینے پہ جس نے سہی
جس کی صغریٰ مدینے میں روتی رہی
اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام

جس کو دھوکے سے کوفہ بلایا گیا
جس کو بیٹھے بٹھائے ستایا گیا
جس کے بچوں کو پیاسا رُلایا گیا
اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام

سلام کربلا

سلطانِ کربلا کو ہمارا سلام ہو
جانانِ مصطفےٰ کو ہمارا سلام ہو

اکبر سے نوجواں بھی رن میں ہوئے شہید
ہمشکلِ مصطفیٰ کو ہمارا سلام ہو

عباس نامدار ہیں زخموں سے چور چور
اس پیکرِ رضا کو ہمارا سلام ہو

اصغر کی ننھی جان پہ لاکھوں دُرود ہوں
مظلوم و بے گناہ کو ہمارا سلام ہو

ناصر ولائے شاہ میں کہتے ہیں بار بار
مہمان کربلا کو ہمارا سلام

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام

(امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ)

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام
فاطمہ زہرا کے پیاروں کو سلام

مصطفےٰ کے ماہ پاروں کو سلام
نوجوانوں گلعذاروں کو سلام

یا حسین ابن علی مشکل کشا
آپ کے سب جاں نثاروں کو سلام

اکبر و اصغر پہ جاں قربان ہو
میرے دل کے تاجداروں کو سلام

قاسم و عباس پر لاکھوں دُرود
کربلا کے شہسواروں کو سلام

بھوکی پیاسی بیبیوں پر ہو دُرود
بھوکے پیاسے گلعذاروں کو سلام

ہوگئے قرباں محمد اور عون
سیّدہ زینب کے پیاروں کو سلام

کربلا میں ظلم کے ٹوٹے پہاڑ
جن پہ ان سب دلفگاروں کو سلام

آل و اصحابِ نبی کے جس قدر
چاہنے والے ہیں ساروں کو سلام

جو حسینی قافلے میں تھے شریک
کہتے ہیں عطّارؔ ساروں کو سلام

عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ عز وجل ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہما